81916 ـ مالی استطاعت كے باوجود ملازمت چھن جانے كے ڈر سے حج نہ كرنا

سوال

ان شاء اللہ آئندہ برس ميرے پاس اتنى رقم ہو جائيگى كہ ميں بيوى كے بغير صرف اكيلا حج كر سكوں، اور يہ رقم ميرے اور كسى كام كى معاون بھى بن سكتى ہے، خاص كر ميں ايك سركارى ادارہ ميں ملازمت كرتا ہوں، ہو سكتا ہے مجھے ملازمت سے كسى بھى وقت فارغ كر ديا جائے، فى الحال اس رقم كے علاوہ بھى ميرے پاس كچھ مبلغ ہے ليكن ميں نے يہ گھر بنانے كے ليے ركھا ہے كيونكہ ميرا عقد نكاح ہو چكا ہے.
ميرا سوال يہ ہے كہ آيا مجھ پر حج فرض ہوتا ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مكلف شخص پر حج فرض ہونے كى شروط ميں مالى اور بدنى استطاعت ہونا شرط ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور لوگوں پر اللہ تعالى كے ليے بيت اللہ كا حج كرنا فرض ہے جو وہاں تك جانے كى استطاعت ركھتا ہو آل عمران (97).

فقھاء كرام نے مالى استطاعت كى تفسير اور شرح يہ كى ہے كہ آدمى كے پاس اتنا مال ہو جو اس كے زاد راہ اور سوارى كے ليے كافى ہو، يعنى جو اسے بيت اللہ تك جانے اور آنے كے ليے كافى ہو، اور يہ مال اس كے اصل واجب اخراجات اور شرعى اخراجات اور قرض كى ادائيگى كے علاوہ اور زائد ہو.

نفقہ ميں معتبر يہى ہے كہ اس كے پاس اتنا خرچ اور رقم ہو كہ وہ بيت اللہ كا حج كرنے كا خرچ اور اس كے واپس آنے تك بيوى بچوں كے اخراجات كے ليے كافى ہو، اس ميں گھر كا كرايہ وغيرہ بھى شامل ہوگا.

اس ليے وہ تجارت كے راس المال كا مالك ہو جس كے نفع سے وہ اپنى بيوى بچوں كے اخراجات پورے كر رہا ہے تو ايسے شخص پر راس المال كے ساتھ حج فرض نہيں ہوگا، كيونكہ اگر وہ اپنا راس المال ہى حج ميں خرچ كر دے تو پھر اس كے نتيجہ ميں منافع اور تجارت ميں كمى ہو جائيگى كہ اس كے بيوى بچوں كے اخراجات كے ليے كافى نہيں ہوگا.

اس کی مزید تفصیل کا مطالعہ کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (11534) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس لیے اگر آپ کے پاس وہ مال جو حج کے لیے کافی ہے آپ کے پاس آپ کی ضرورت سے زائد ہے تو آپ پر حج فرض ہے اور آپ پر حج کرنا لازم ہے، لیکن اگر ملازمت چھن جانے کا خوف حقیقی ہو، اور اس کے واضح قرائن پائے جائیں تو اس صورت میں آپ پر حج فرض نہیں ہوگا.

لیکن یہ کہ ملازمت چھن جانے کا خوف صرف وہم اور گمان پر مبنی ہو جس کی کوئی بنیاد و اساس نہیں تو پھر آپ پر حج کرنا فرض ہے.

اور اگر آپ کو اپنی عفت و عصمت کا ڈر ہو کہ اگر کاح اور شادی میں تاخیر ہوئی تو گناہ میں پڑ جائیں تو وہ مبلغ جو آپ نے نکاح اور شادی کے لیے جمع کر رکھی ہے اس سے آپ پر حج کرنا لازم نہیں ہے، بلکہ آپ شادی اور نکاح کو حج پر مقدم کریں، اور اگر اس کے بعد رقم باقی بچے تو حج کر لیں، اور اگر رقم نہ ہو تو پھر عدم استطاعت کی بنا پر آپ پر حج فرض نہیں ہوگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر وہ شادی اور نکاح کا محتاج ہو، اور اسے گناہ میں پڑنے کا خدشہ ہو تو پھر شادی کو (حج پر) مقدم کیا جائیگا؛ کیونکہ اس پر شادی کرنا فرض ہوگی، اور اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں تو یہ اس کے نفقہ کی مانند ہے.

اور اگر اسے گناہ میں پڑنے کا خدش اور ڈر نہیں تو پھر حج مقدم ہوگا؛ کیونکہ نکاح اس صورت میں نفلی ہے فرض نہیں، اس لیے نفل کو فرض پر مقدم نہیں کیا جا سکتا، کیوکہ حج فرض ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ (3 / 88).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (27120) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .